مدیر کے قلم سے

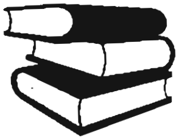

تعارف تبصرہ کتب

کتاب: فتاویٰ دیوبند پاکستان المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ ترتیب: مولانا مفتی محمد وہاب منگلوری

افادات: محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب دامت برکاتہم

اہتمام واشاعت: مولانا حسین احمد صفحات: جلد اول ۶۱۲ قیمت: درج نہیں

استاذی حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ زمانہ حال کی ان چند علمی وروحانی شخصیات میں سے ہیں جو کسی تعارف وتبصرہ کے محتاج نہیں۔ ان پر پاکستانی قوم جتنا بھی فخر کرے وہ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی ممتاز صفات اور خصوصیات سے نوازا ہے' آپ علم وعمل' خلوص وللھیت' عاجزی' تواضع میں اپنے اسلاف کا بہترین نمونہ ہیں۔ آپ کئی سالوں تک جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث اور رئیس دارالافتاء رہ چکے ہیں' زیر نظر فتاویٰ اسی دور کے جاری شدہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے جن کا اکثر حصہ جامعہ سے شائع شدہ فتاویٰ' فتاوی حقانیہ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ ویسے تو دینی مناصب کا ہر منصب ذمہ داری والا ہوتا ہے' مگر ان مناصب میں سے اہم منصب افتاء انتہائی نازک' حساس اور ذمہ داری والا ہے۔ اس منصب کو سنبھالنے کیلئے تبحر علمی' وسعت مطالعہ' ذہانت' زہد وتقویٰ امانت داری' دیانتداری' کتاب اللہ وسنت میں انتہائی مہارت' فقہ واصول فقہ اور دیگر علوم وفنون میں عبقریت ضروری ہے اسکے علاوہ حالات حاضرہ' لوگوں کے طریقہ بودوباش' رہن سہن' احوال وظروف سے آگاہی بھی ضروری ہے' لوگوں کے طبائع' انکے تعامل وعادات اور انکے اطوار سے واقفیت بھی لازمی امر ہے اور یہ اسلیئے کہ مسئلہ کے نشیب وفراز تک با سانی رسائی ہو سکے' یہ تمام تر صفات حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم میں بدرجہ کمال موجود ہیں' آپ کا ہر فتویٰ ان جملہ صفات کی ترجمانی کرتا ہے اور ان تمام صفات کی عکاسی آپکے فقہی افادات' فتاویٰ فریدیہ اور دیگر رسائل سے ہوتی ہے

اس کے علاوہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی ایک ممتاز صفت یہ بھی ہے کہ آپ مدظلہ کا انداز تفہیم انتہائی عام فہم اور آسان ہے باوجود اس کے کہ آپ معقولات' منقولات دونوں میں عبقریت رکھتے ہیں اور ان سب میں آپ کہنہ مشق استاد اور مدرس بھی ہیں' لیکن آپ نے فتاویٰ میں انتہائی عام فہم طریقہ استدلال اور طریقہ تفہیم وافتاء اپنایا ہے آپ چونکہ فقیہ اور محدث دونوں ہیں اس لئے آپ کے فتاویٰ میں فقہ اور حدیث کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے فتاویٰ کے تعارف کیلئے صرف آپ کی طرف اس کی نسبت ہی کافی ہے' اگرچہ بعض مسائل میں اختلاف کی گنجائش ہے لیکن فقہ وفتاویٰ کے باب میں یہ کوئی عیب نہیں' ہر مفتی کی اپنی تحقیق اور ان